

بجاسی، لیکن یہ بھی تو بتائیے کہ شورِ قیامت کے فتنے سے کس کی سرشت
لبریز ہے ؟

ظاہر ہے کہ عاشق کے دل میں ہمیشہ عشق کی آگ مشتعل رہتی ہے اور
آتشِ دوزخ سے اس کی مناسبت محتاجِ بیان نہیں، مگر محبوب بھی تو اپنے
ناز و انداز اور عشوہ و ادا کی بدولت قیامت کے فتنے سے کم نہیں ہوتے۔

۷۔ شرح : غالب کا دل دیوانہ بیچ و تاب کا ایک ظلم ہے جس
میں ہر لحظہ مینائی و بقیارِی موجزن رہتی ہے۔ اے محبوب ! اسی دل میں تیری
تمنا اور آرزو جاگزیں ہے۔

مجھ پر نہ سہی، اپنی تمنا پر تو رحم کر اور دیکھ کہ کن مشکلات میں پڑی ہوئی
ہے ؟ تو ہی اسے ان مشکلات سے چھڑا سکتا ہے۔

شاعروں نے حسنِ طلب کے عجیب و غریب پہلو پیدا کیے ہیں، ان میں سے
ایک غالب کا یہ شعر بھی ہے۔ امیر مینائی نے کہا ہے۔

دل آپ کا کہ دل میں جو کچھ ہے، سب آپ کا
دل لیجیے، مگر میرے ارماں نکال کے

۱۔ شرح : دل اور

جگر دونوں تیرے تیرے نگاہ سے
نہی ہونے کے آرزو مند
تھے، چنانچہ وہ تیرے دل کو چیرتا
ہوا جگر میں اتر گیا۔ اس ادا
سے دونوں خوش ہو گئے۔
دونوں کی آرزو پوری ہو گئی
اور حسرت باقی نہ رہی۔

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی

دونوں کو اک ادا میں رضا مند کر گئی

شق ہو گیا ہے سینہ، خوشالذت فراغ

تکلیف پر وہ داری زخمِ جگر گئی !

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں

اٹھیں بس اب کہ لذتِ خواب سحر گئی